چڑیا اور راجا



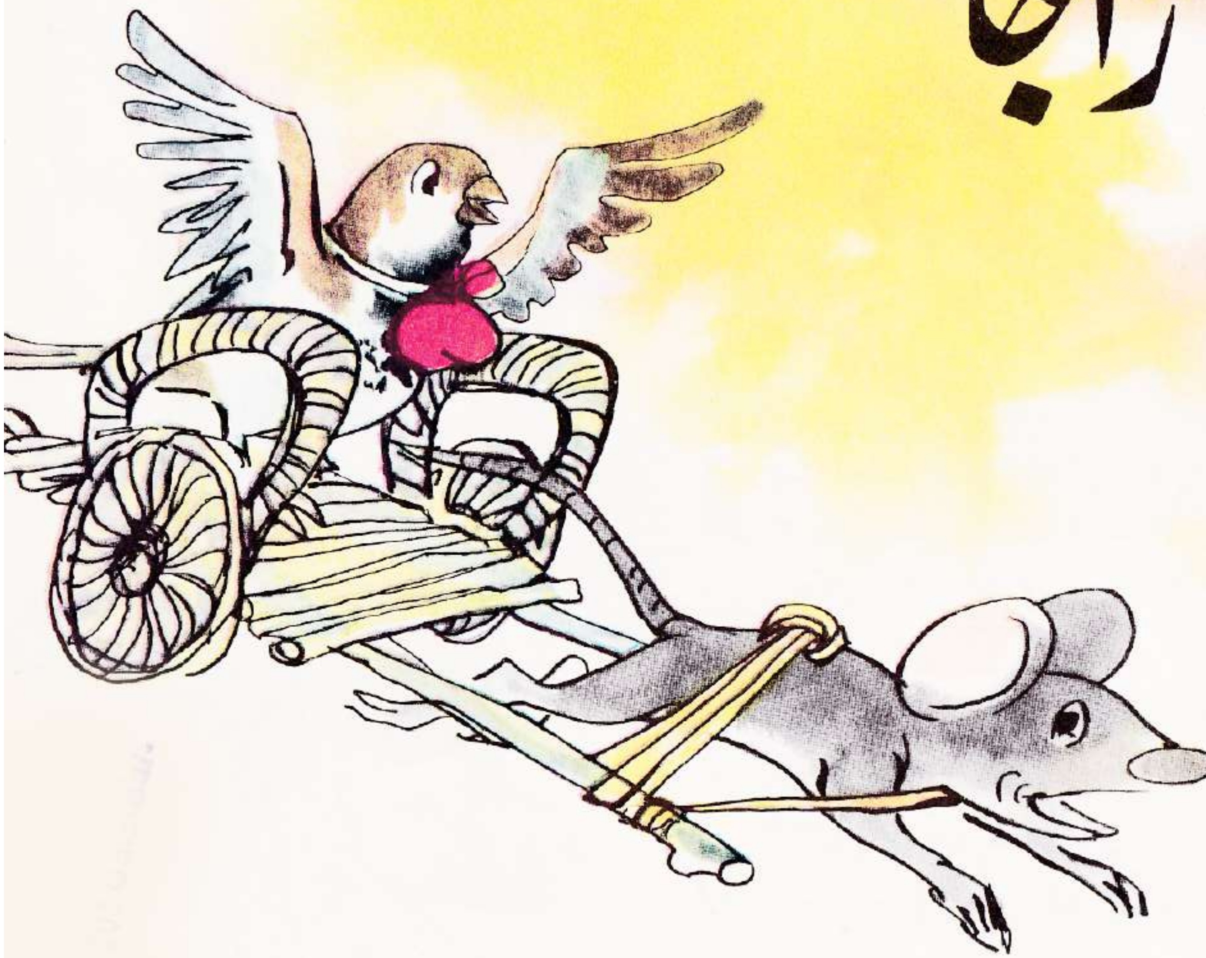


CHILDREN'S BOOK TRUST • NEW DELHI •

چڑیا اور راجا

مصنّفہ : مدھو ٹنڈن
مصوّر : انل ویاس

26896

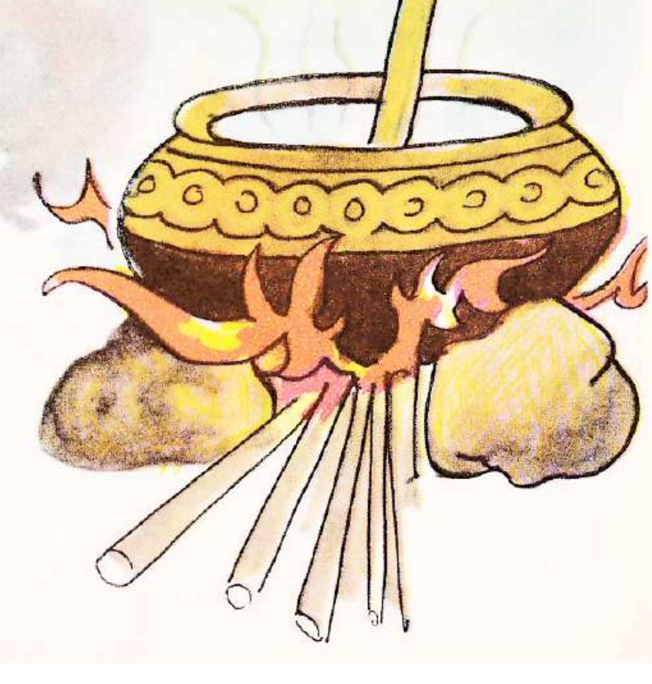




بہت زمانہ پہلے ایک مقام پر دو چڑیاں رہا کرتی تھیں۔ دونوں میاں بیوی سخت محنت کرتے تھے اور بہت خوش تھے۔ ایک دن میاں چڑے نے بیگم چڑیا سے کہا " میں کھچڑی کھانا چاہتا ہوں۔ کیا تم آج تھوڑی سی کھچڑی پکا سکتی ہو ؟"

" ہاں " چڑیا نے کہا " لیکن کھچڑی میں ڈالنے کے لیے ہمارے گھر میں گھی نہیں ہے۔"

" میں جاکر تمہارے لیے گھی لاتا ہوں " چڑے نے کہا " تم کھچڑی پکانا شروع کرو " یہ کہہ کر چڑا گھی لینے چلا گیا اور چڑیا نے کھچڑی کی دیگچی چولھے پر رکھ دی۔





اُسی وقت سُرخ اور سُنہری رنگ کا ایک شاندار رتھ وہاں سے گزرا۔ اُس رتھ میں ایک بڑا اور موٹا راجا بیٹھا تھا۔ جب راجا نے چڑیا کو کھانا پکاتے ہوئے دیکھا تو ہنسنے لگا۔

"ہا، ہا، ہا، ہا! چڑیا کھانا پکا رہی ہے۔ ہا، ہا، ہا!"

راجا کافی دیر تک ہنستا رہا حتیٰ کہ اس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور اس کی موٹی توند گھومنے لگی۔

"اے چڑیا، تم کیا پکا رہی ہو؟" راجا نے پوچھا۔

"جناب میں اپنے شوہر کے لیے کھچڑی پکا رہی ہوں" چڑیا نے جواب دیا

"ہا، ہا، ہا! ایک چڑیا کھچڑی پکا رہی ہے؟" اُس نے اپنے نوکروں کو بلایا اور حکم دیا: "اسے پکڑ لو اور میرے محل میں لے چلو۔" اور ہنستے ہوئے کہا "اب یہ میرے لیے کھچڑی پکایا کرے گی۔"



راجا کے نوکروں نے چڑیا کو پکڑ لیا۔ پھر اُسے ایک پنجرے میں بند کر کے ساتھ لے گئے۔
جب چڑا واپس آیا تو اُس نے دیکھا کہ چڑیا گھر میں نہیں ہے اور کھچڑی دیگچی میں جلی ہوئی ہے۔

"چڑیا! اے چڑیا!" اُس نے آوازیں دیں۔

لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ اُس نے پھر آواز دی۔ "اے چڑیا! میں گھی لے آیا ہوں۔ تم کہاں ہو؟" یہ کہہ کر چڑے نے اِدھر اُدھر چڑیا کو ڈھونڈنا شروع کیا۔

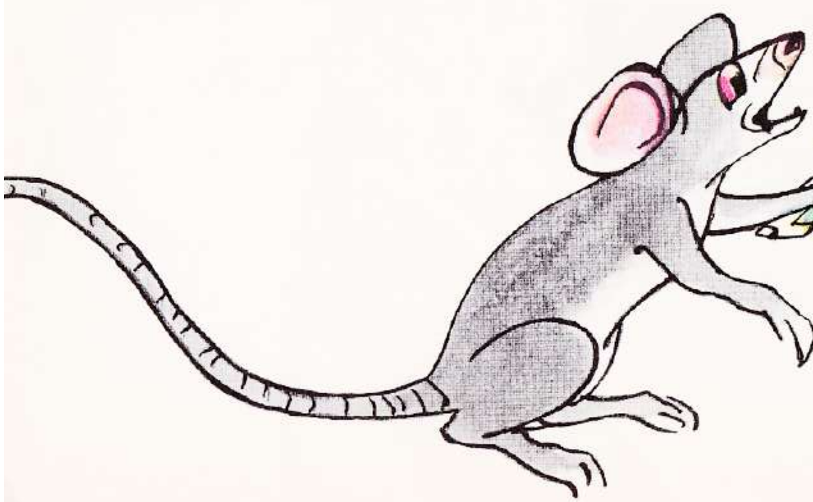
ایک چمکیلے زرد رنگ کے سورج مکھی کے پھول نے اُسے دیکھا اور بھری ہوئی آواز میں پوچھا "کیا تم اپنی بیوی کو ڈھونڈ رہے ہو؟ میں نے ایک بڑے موٹے راجا کو اُسے پکڑ کر لے جاتے ہوئے دیکھا ہے۔"

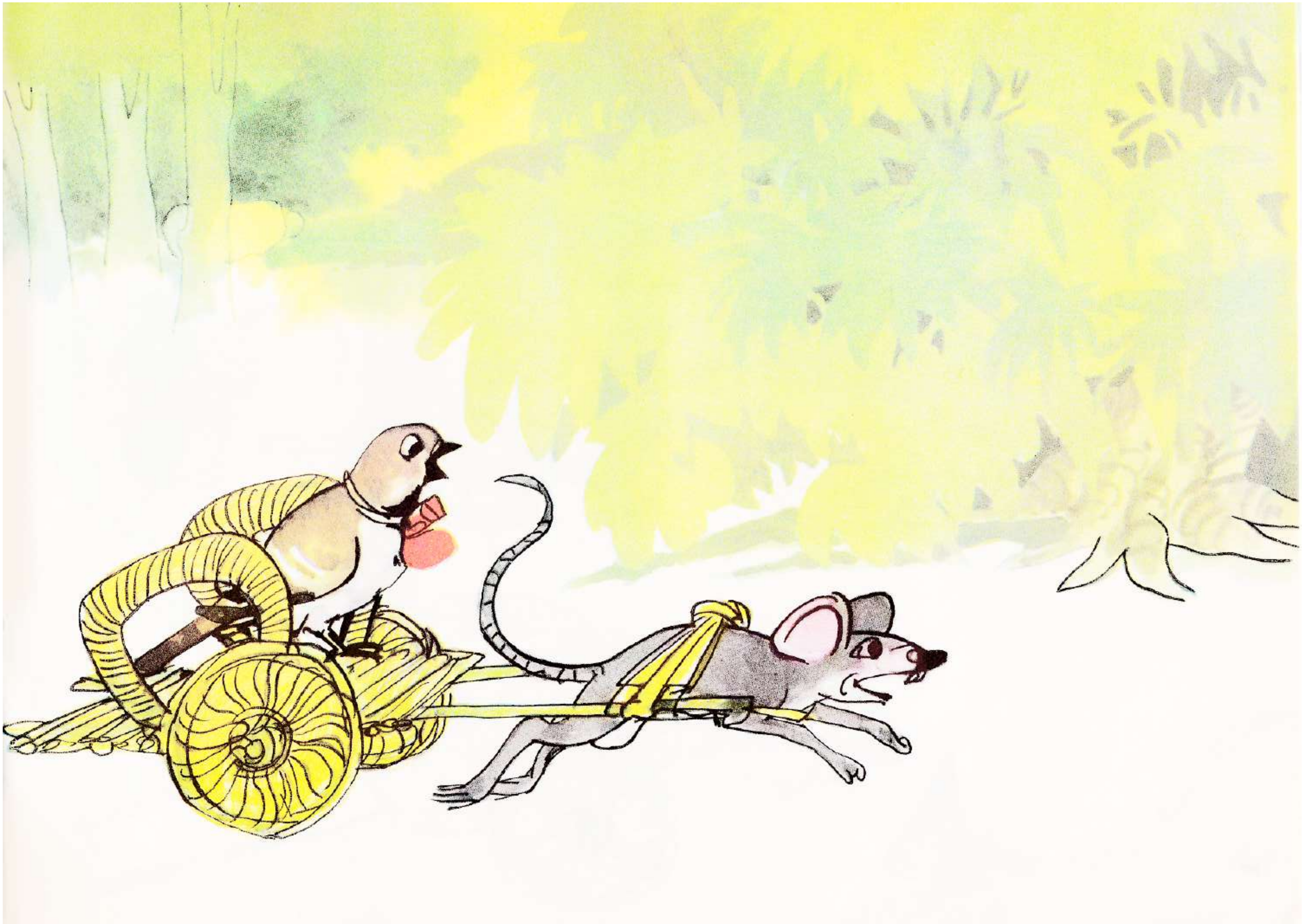
"کیا؟" چڑے کو صدمہ پہنچا تھا۔" وہ موٹا راجا میری بیوی کو لے گیا ہے؟ اچھا میں جاکر اُسے واپس لاتا ہوں۔"

چڑے نے جلدی جلدی چیتھڑے اور گھاس اکٹھا کیا اور ایک خوبصورت گاڑی تیار کی۔

اتنے میں بھورے رنگ کا ایک چھوٹا سا چوہا چڑے کے پاس آیا اور پوچھنے لگا۔
"میاں چڑے! اس خوبصورت گاڑی میں تم کہاں جا رہے ہو؟"







"بڑا اور موٹا راجا میری بیوی کو لے گیا ہے۔ میں اُسے واپس لانا چاہتا ہوں۔ چوں کہ راستہ لمبا ہے، اس لیے میں نے گاڑی بنالی ہے۔ اب اسے کھینچنے کے لیے مجھے کسی کی ضرورت ہے۔" چڑے نے کہا۔

"ہاں میاں چڑے" چوہے نے کہا: "بڑے اور موٹے راجا سے چڑیا واپس لانے کے لیے تم اکیلے وہاں نہیں جاؤ گے۔ یہ میرے تیز دانت آخر کس کام آئیں گے۔ کیا میں تمھاری گاڑی کھینچ کر تمھارے ساتھ چل سکتا ہوں؟"

"اے تیز دانتوں والے دوست! تم بڑی خوشی سے میرے ساتھ چل سکتے ہو" چڑے نے کہا۔

جونہی چڑا گاڑی میں داخل ہونے لگا تو سورج مُکھی پھول نے اُسے آواز دی اور کہا "اے چڑے! میں تمھیں ایک تحفہ دینا چاہتا ہوں۔ یہ تمھاری بہت مدد کرے گا۔ یہ ایک زیرہ ہے۔ یہ بڑی چیزوں کو چھوٹی اور چھوٹی چیزوں کو بڑی کر سکتا ہے۔"

چڑے نے سورج مکھی کا شکریہ ادا کیا اور زیرہ لے کر چھوٹی سی سُرخ تھیلی میں ڈالا اور تھیلی اپنی گردن سے باندھ لی۔ اُس کے بعد وہ گاڑی میں بیٹھ گیا اور چوہے نے گاڑی کو کھینچنا شروع کیا۔

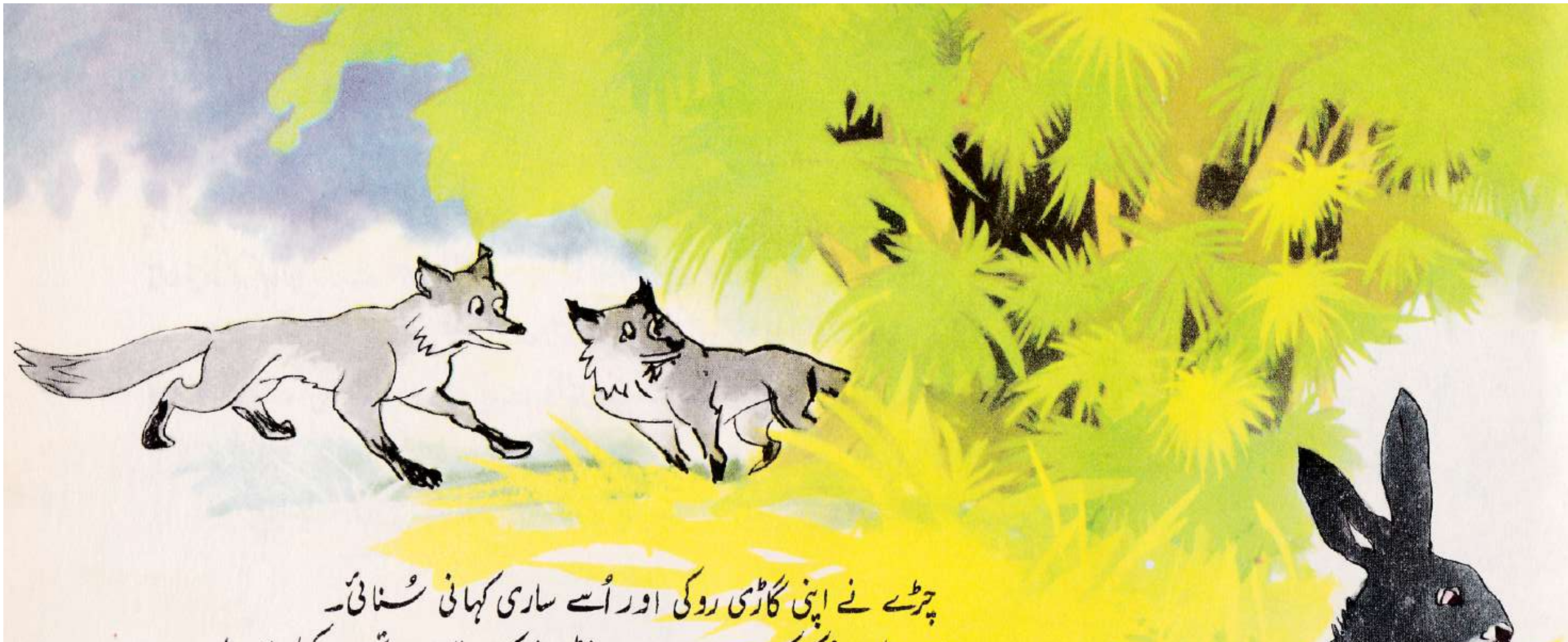
گاڑی چُر چُر کرتے ہوئے چلنے لگی۔

چرٹے کو راجا کے محل تک پہنچنے کے لیے ایک گھنے جنگل میں سے گزرنا پڑا۔

ہر جانور چرٹے اور گاڑی کو غور سے دیکھنے لگا۔ خرگوشوں نے اپنی بلوں کے اندر اور باہر بھاگنا بند کر دیا۔ سانپوں نے رینگنا بند کر دیا۔ گلہریوں نے پیڑوں کے اوپر نیچے پھاندنا بند کر دیا۔ لومڑیاں گاڑی اور اس کے سوار کو دیکھنے کے لیے کھڑی ہو گئیں۔ لیکن چرٹے نے کسی کی طرف دھیان نہیں دیا۔ اس کو صرف اپنی چڑیا ہی کا خیال ستا رہا تھا۔

جب گاڑی آگے بڑھی تو ایک کالی چیونٹی نے اُسے دیکھا۔ وہ اُس کے پاس آئی اور میٹھی آواز میں پوچھنے لگی: "اے میاں چرٹے! تم اپنی خوبصورت گاڑی میں بیٹھ کر کہاں جا رہے ہو؟"





چرڑے نے اپنی گاڑی روکی اور اُسے ساری کہانی سُنائی۔

"یہ بڑے دُکھ کی بات ہے" چیونٹی نے کہا۔ "میں تمھیں اکیلے ہی بڑے اور موٹے راجا کے پاس نہیں جانے دوں گی۔ یہ میرا تیکھا ڈنک کس کام آئے گا۔ کیا میں بھی تمھارے ساتھ چل سکتی ہوں؟"

"ہاں ہاں بڑی خوشی سے!" چرڑے نے کہا "تم میرے پروں میں چھپ جاؤ۔"

تیکھے ڈنک والی چیونٹی رینگ کر چرڑے کے پروں میں گھس گئی اور گاڑی چرُ چرُ کرتے ہوئے روانہ ہوئی۔

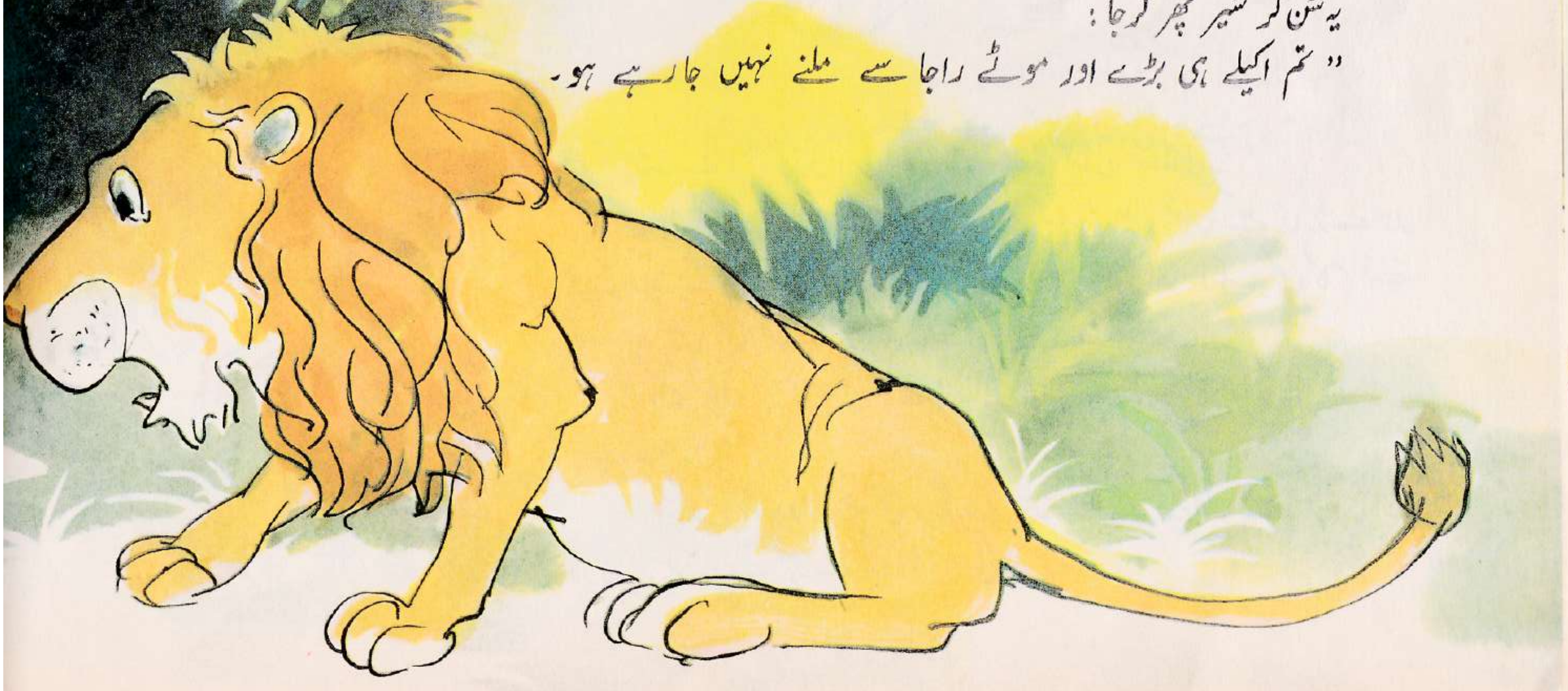


جب یہ اور آگے گئیٔ تو ایک شیر نے گاڑی اور اس کے اندر بیٹھے ہوئے چڑے کو دیکھا۔ اُس نے اُسے پکارا " اے میاں چڑے! تم اپنی گھاس کی گاڑی میں بیٹھ کر کہاں جارہے ہو؟"

چڑے نے گاڑی روکی اور اُسے بتایا کہ کس طرح بڑا اور موٹا راجا اس کی بیوی کو اُٹھاکر لے گیا ہے اور وہ اُسے واپس لانے کے لیے جارہا ہے۔

یہ سُن کر شیر پھر گرجا:

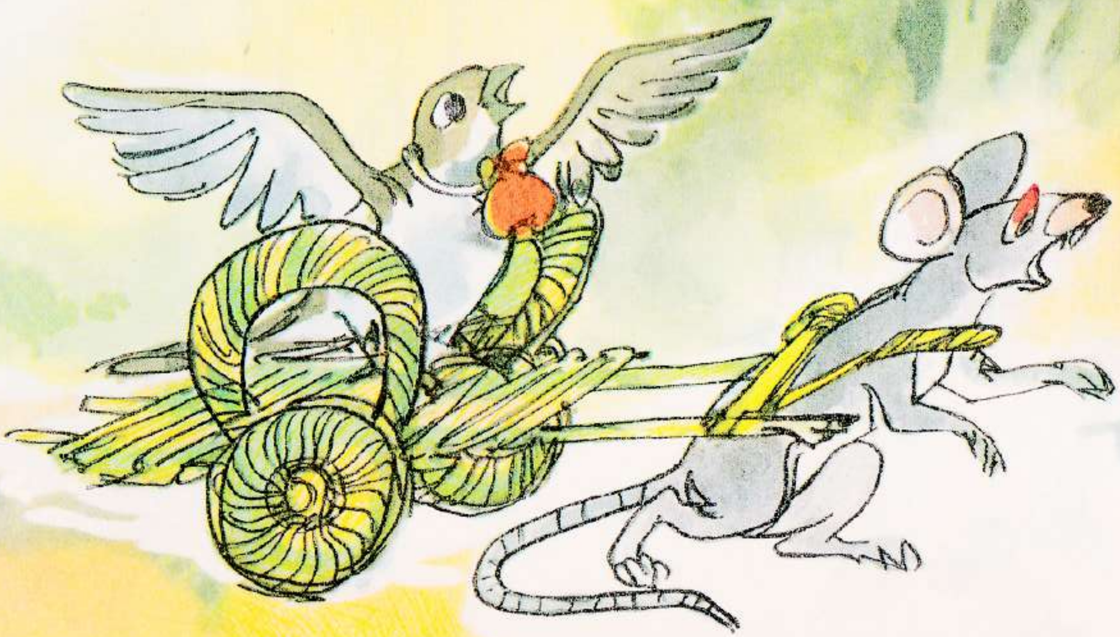
" تم اکیلے ہی بڑے اور موٹے راجا سے ملنے نہیں جارہے ہو۔

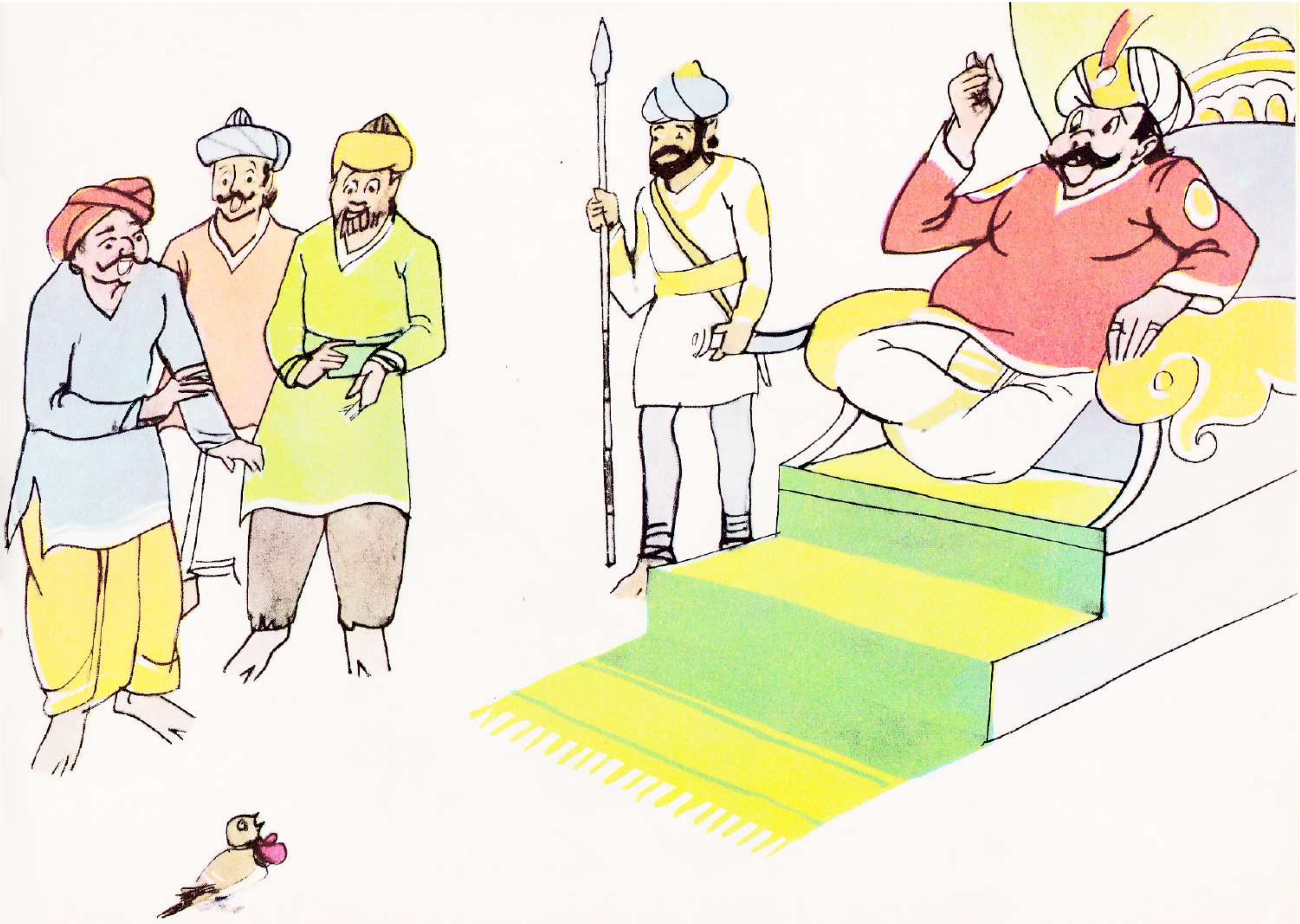


میرے تیز پنجے آخر کس کام آئیں گے۔ اگر تم کہو تو میں تمھارے ساتھ چلوں ؟"

چڑے نے لمحہ بھر کے لیے سوچا کہ وہ شیر کو کس طرح اپنے ساتھ لے جا سکتا ہے ؟۔ تب اسے اپنی سرخ تھیلی میں رکھے ہوئے زیرے کی یاد آئی۔ اس نے شیر کو تھوڑا سا زیرہ توڑ کر دیا۔ شیر نے اُسے چاٹا اور چھوٹا ہونے لگا۔ وہ اتنا چھوٹا ہو گیا کہ چڑے کے پروں میں چھپ جانے کے قابل ہو گیا۔

چوہا گاڑی کو تیزی سے کھینچنے لگا اور گاڑی چُرچُرچُر کرتی ہوئی چلنے لگی۔





گاڑی جلد ہی محل کے دروازے پر پہنچ گئی۔ چڑا گاڑی سے اُترا۔ چوہے نے بھی تھوڑا سا زیرہ کھا لیا اور بہت چھوٹا بن گیا اور چڑے کے پروں میں چھپ گیا۔

سُرخ تھیلی کو اپنی گردن سے لٹکائے اور اپنے دوستوں کو پروں میں چھپائے ہوئے چڑا سیدھے جاکر تخت پر بیٹھے ہوئے بڑے اور موٹے راجا کے سامنے کھڑا ہوگیا۔ چڑے نے بلند آواز میں کہا "میری بیوی کو واپس کرو۔ اسے فوراً واپس کرو ورنہ میں . . . . . ."

"ہا، ہا، ہا!" راجا نے زور دار قہقہہ لگایا اور اپنی پسلیوں کو پکڑ کر ہنستے ہوئے بولا۔" اس بے وقوف چڑے کے دل میں کیا ہے ؟۔ یہ میرا کیا کرسکتا ہے ؟ ہا،ہا،ہا!" تب راجا نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ "اسے یہاں سے لے جاؤ اور تہ خانے کی تاریک کوٹھری میں بند کردو۔"

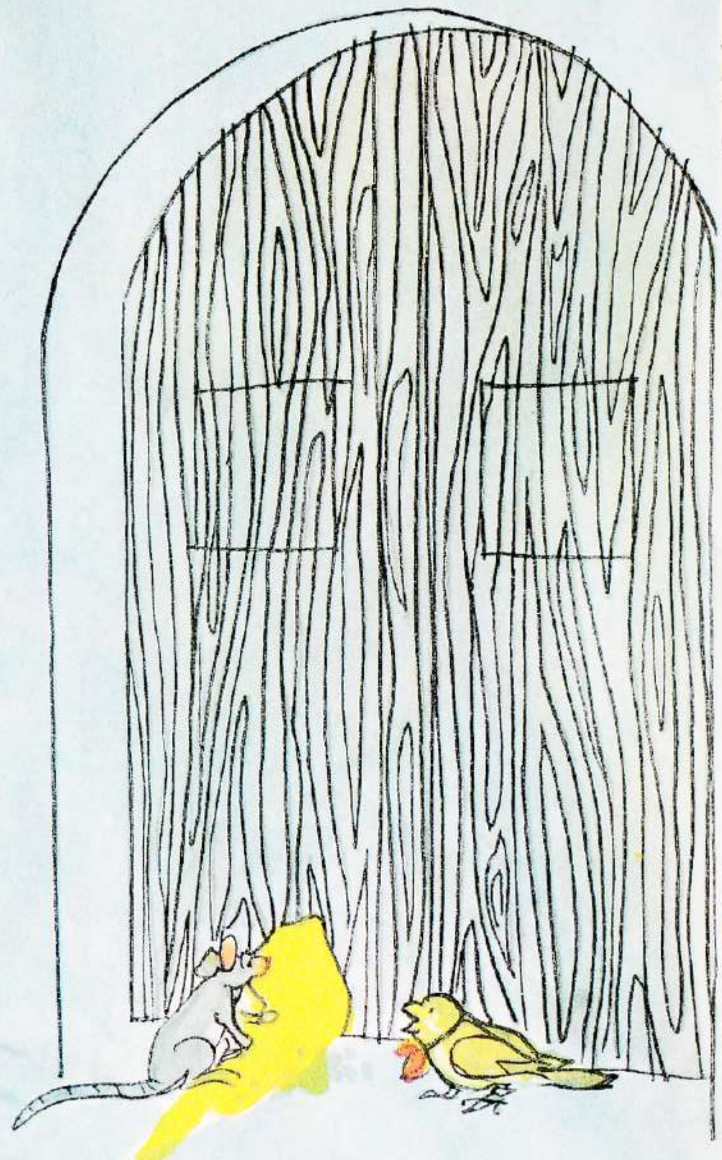
نوکر چڑے کو لے گئے اور اسے اندھیری کوٹھری کے اندر دھکیل کر تالا لگادیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ اس کا ایک بہت بڑا دروازہ تھا جو اس کے ملک میں پائی جانے والی سخت اور مضبوط ترین لکڑی کا بنا ہوا تھا۔

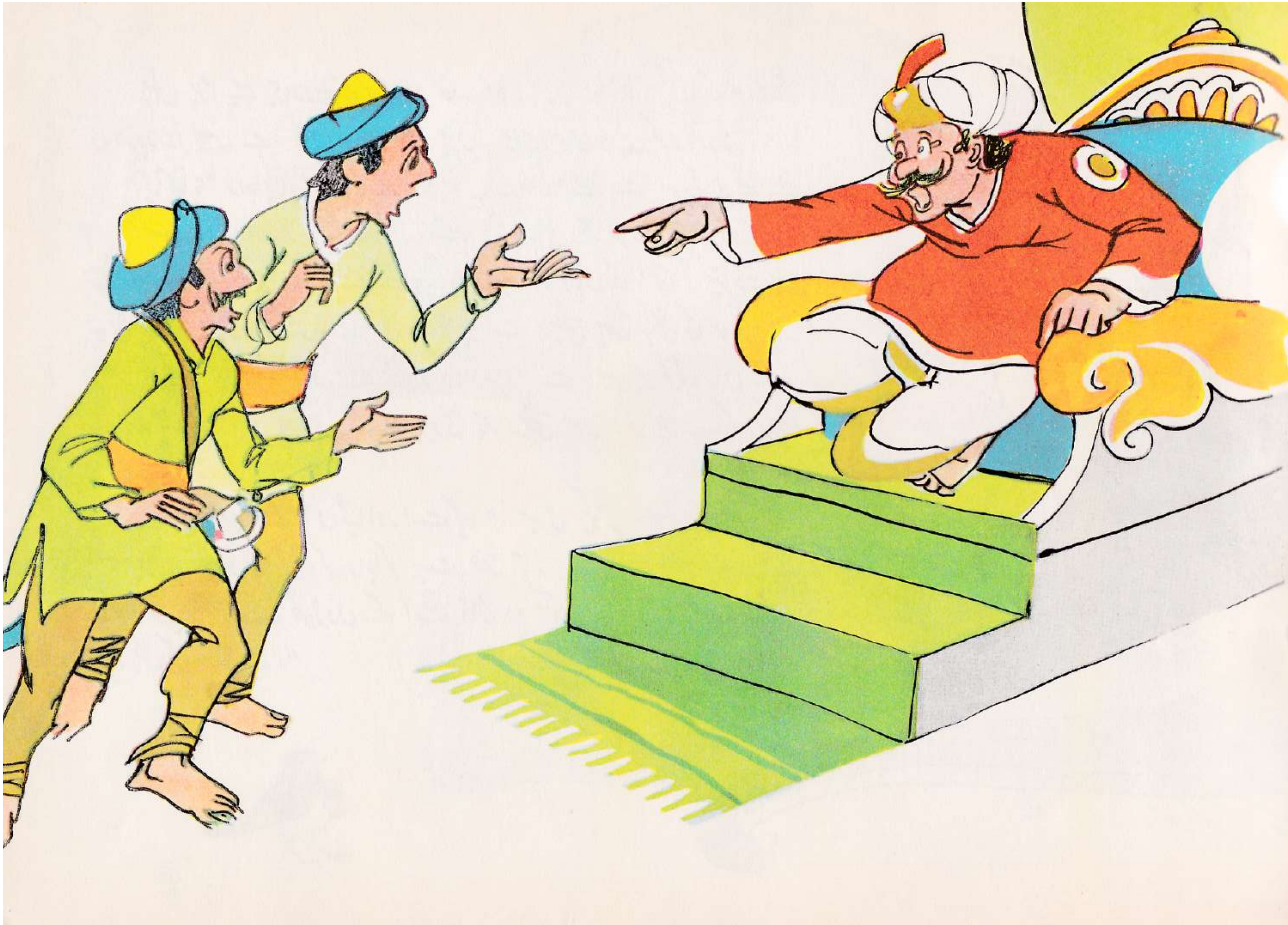


اُس کمرے میں سیلن اور بدبو تھی اور اس میں ایک ہی چھوٹی سی کھڑکی تھی۔ یہ کھڑکی اتنی چھوٹی تھی کہ اس میں سے چڑا بھی سکڑ کر نہیں نکل سکتا تھا۔ چڑا بہت اداس ہوگیا۔ مگر اُسے ایک ہلکی سی آواز سنائی دی۔ ”مجھے بڑا بنادو تو میں تمھیں یہاں سے نکال سکتا ہوں۔“ یہ تیز دانتوں والے چوہے کی آواز تھی جو چڑے کے پاس کھڑا تھا۔ اس نے چوہے کو تھوڑا سا زیرہ دیا جسے چاٹ کر وہ پھر اپنی اصل قامت میں آگیا اور بھاگ کر دروازے کے پاس گیا اور اپنے دانتوں سے دروازے میں ایک بڑا سوراخ کردیا۔ اپنے دوستوں کو پروں میں چھپائے ہوئے چڑا باہر گیا۔

جب صبح ہوئی تو سپاہی چڑے کو لینے کے لیے گئے۔ لیکن چڑا کمرے میں نہیں تھا۔ وہ بھاگتے ہوئے راجا کے پاس گئے اور اُسے چڑے کے غائب ہوجانے کی اطلاع دی۔ راجا غصّے سے اچھل پڑا اور اس کی آنکھوں سے شرارے نکلنے لگے۔

اُس نے چیخ کر کہا ”بیوقوفو! چڑے کو ڈھونڈو ورنہ تمھارے سر کاٹ دیے جائیں گے۔“







لیکن چڑا پہلے ہی دروازے پر موجود تھا۔ وہ وہیں سے بولا "کسی کے سر کاٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں یہاں موجود ہوں۔ میری بیوی واپس کرو ورنہ ....."

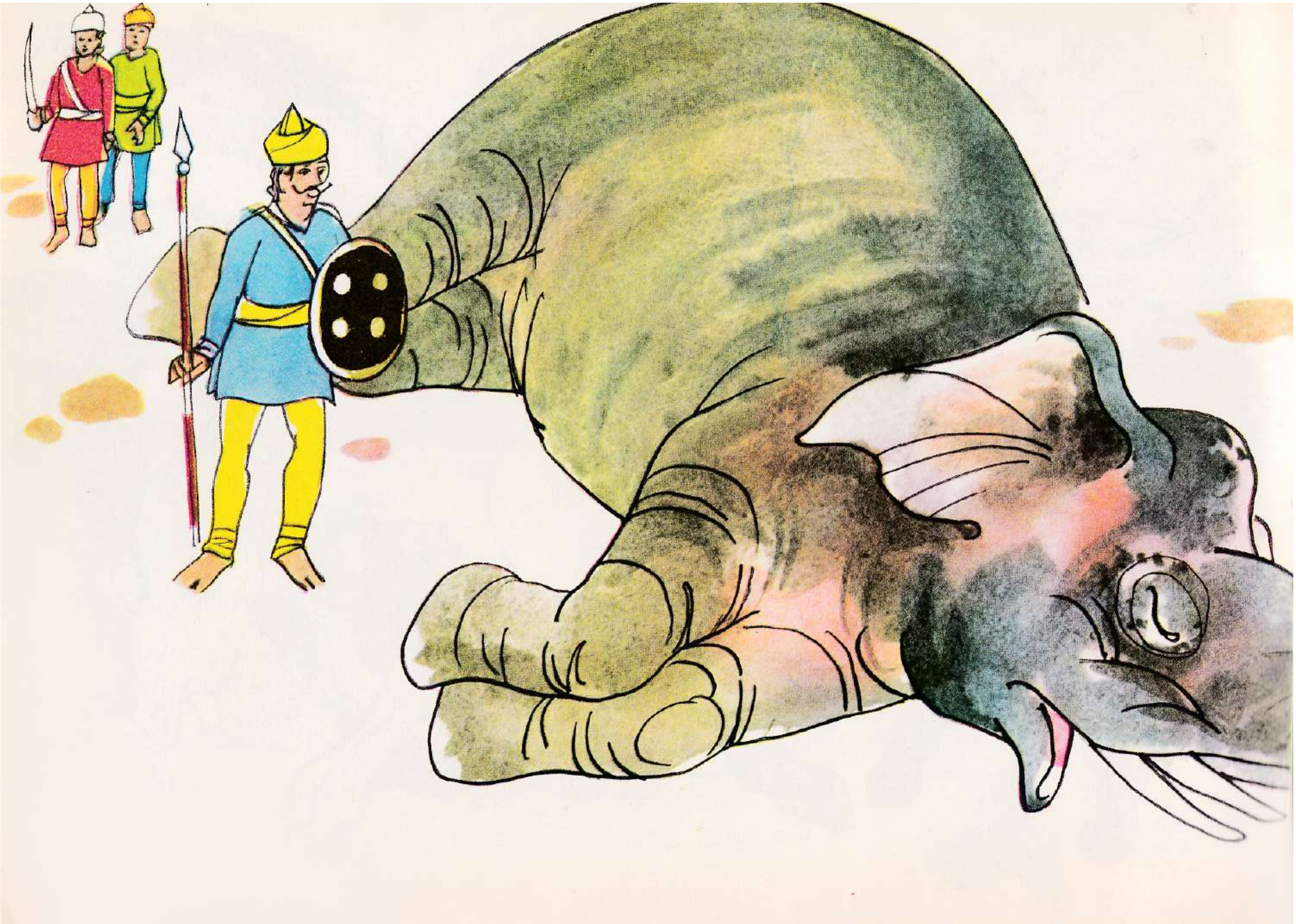
"کیا کہا؟" راجا چلّایا۔ اس کا ناک اور اس کے کان غصّے سے سُرخ ہوگئے تھے۔ "سنو! اس چڑے کو لے جاؤ اور اُسے پاگل ہاتھی کے سامنے ڈال دو۔"

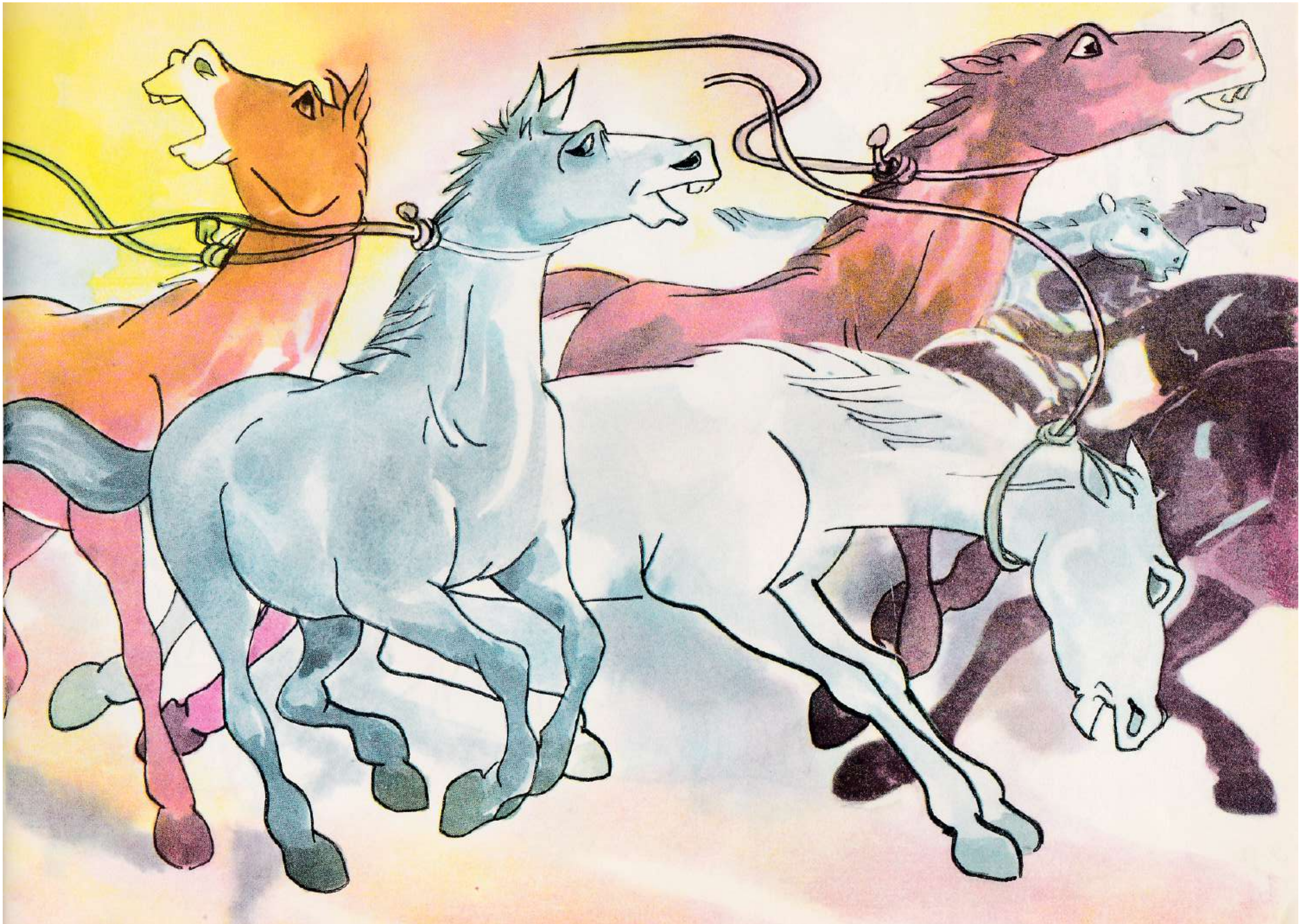
چڑے کو فوراً پاگل ہاتھی کے سامنے لے جایا گیا۔ جب وہ وہاں کھڑا تھا تو تیز ڈنک والی چیونٹی چڑے کے پروں میں سے نکلی اور تیزی سے رینگتی ہوئی ہاتھی کی سونڈ میں داخل ہوگئی۔ ہاتھی اتنا خوف زدہ ہُوا کہ وہ دھڑام سے زمین پر گرگیا جس سے ساری زمین دہل گئی۔ اس کے بعد چیونٹی پھر رینگتی ہوئی آکر چڑے کے پروں میں چھپ گئی۔

چڑا پھر راجا کے پاس گیا اور اسے کہا "میری بیوی واپس کرو ورنہ..."

چڑے کو دوبارہ دیکھ کر راجا کو بہت غصّہ آیا۔ وہ چلّایا "اس کو یہاں سے لے جاؤ اور اصطبل میں گھوڑوں کے آگے ڈال دو تاکہ یہ اُن کے سُموں کے نیچے کچل کر مرجائے۔"









سپاہی تیزی سے اندر گئے۔ اُنھوں نے چڑے کو پکڑا اور اصطبل میں لے جاکر گھوڑوں کے آگے پھینک دیا۔ اُس وقت تیز پنجوں والا شیر پروں میں سے نکلا۔ چڑے نے اُسے تھوڑا سا زیرہ چٹایا اور وہ اپنی اصل حالت میں آگیا۔ جب گھوڑوں نے بڑے شیر کو دیکھا تو وہ اتنے خوف زدہ ہوئے کہ اُنھوں نے اپنے رسے تڑوالیے اور اصطبل سے باہر نکل کر اِدھر اُدھر بھاگ گئے۔

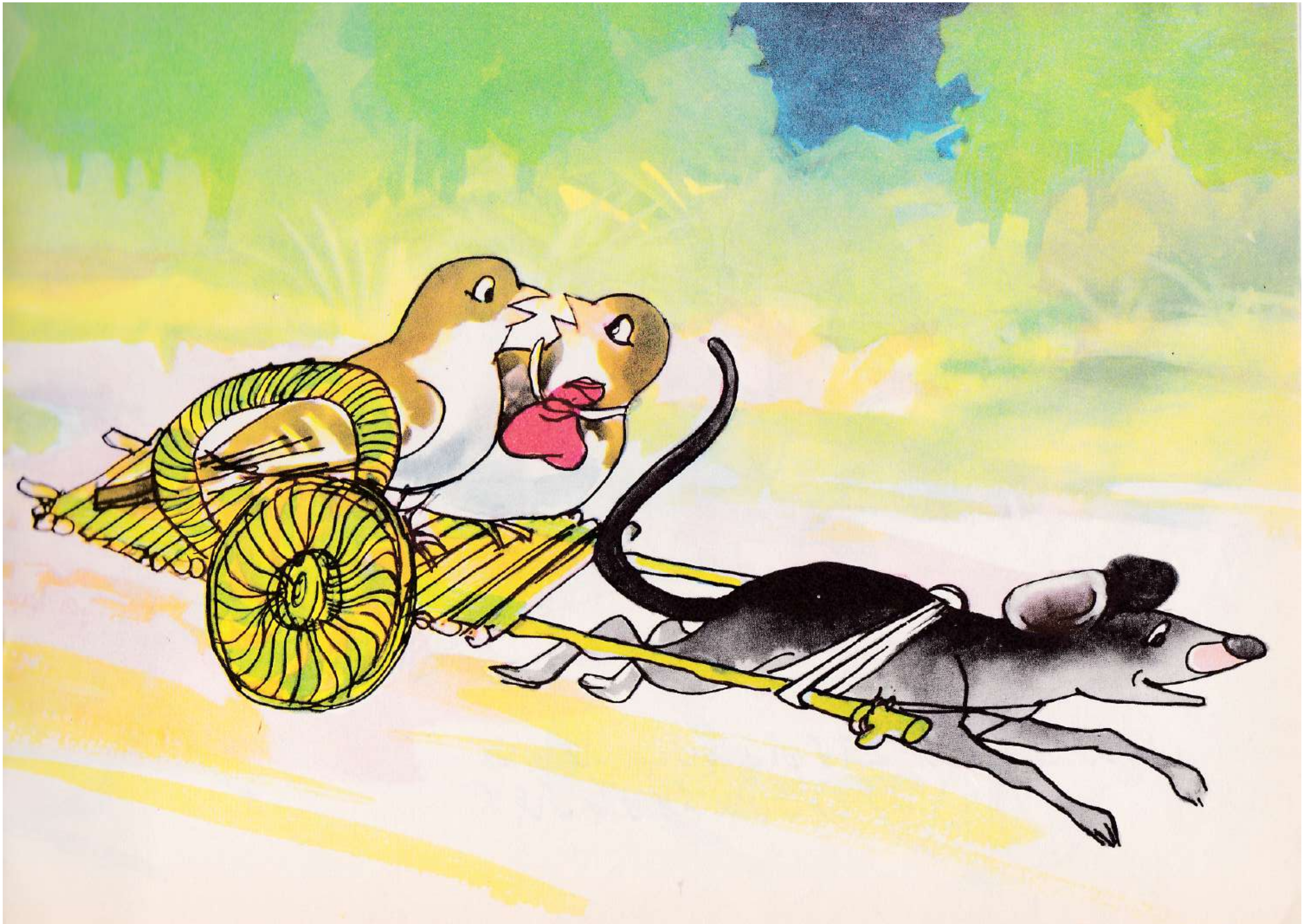


تب چڑے نے تھوڑا تھوڑا زیرہ چیونٹی اور چوہے کو دیا جس
سے وہ بھی بڑے بڑے بن گئے۔ اس کے بعد چڑا بڑی گرج والے شیر
بڑے چوہے اور بڑی چیونٹی کو ہمراہ لے کر اس جگہ گیا جہاں راجا





بیٹھا ہوا تھا۔ جب راجا نے اُن کو آتے ہوئے دیکھا تو اس قدر ڈرا
کہ چکرا کر بھاری بھرکم بنڈل کی طرح گر گیا۔



" ہا، ہا، ہا ! شیر ہنسا۔ " ہا، ہا، ہا ! چوہا ہنسا۔ " ہا، ہا، ہا ! چیونٹی ہنسی ۔
چڑے نے جلدی سے اپنے دوستوں کو زیرہ کھلایا اور وہ ایک بار پھر چھوٹے چھوٹے بن گئے اور چڑے کے پروں میں جا چھپے۔
جب راجا کو ہوش آیا تو اُسے صرف چڑا ہی کھڑا ہوا نظر آیا۔
چڑے نے بلند آواز سے کہا " میری بیوی واپس کردو۔ ورنہ ۔ ۔ ۔ ۔"
راجا نے اپنے آدمیوں کو بلایا اور حکم دیتے ہوئے کہا " چڑیا کو لاؤ اور اُسے چڑے کے حوالے کردو ۔ وہ بے کار چیز ہے۔ اے چڑے! تم اُسے واپس لے جاؤ اور یہاں سے چلے جاؤ۔"
راجا کے آدمی چڑیا کو لے آئے۔
چڑا اور چڑیا ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے فاتحوں کی طرح راجا کے محل سے باہر آئے اور چیتھڑوں اور گھاس کی بنی ہوئی گاڑی میں جا بیٹھے۔
گاڑی چُر چُر کرتی ہوئی جنگل میں سے گزری ۔

چڑا اور چڑیا آپس میں دوبارہ مل جانے پر بہت خوش تھے ۔ راستے میں چڑے نے اپنی بیوی کو سورج مُکھی پھول، چوہے، چیونٹی اور شیر کے بارے میں سب کچھ بتایا جنھوں نے اُسے بڑے اور موٹے راجا کے چنگل سے چھڑانے میں اس کی مدد کی تھی۔ چڑے اور چڑیا نے اپنے دوستوں کا شکریہ ادا کیا۔

جب وہ واپس گھر پہنچے تو چڑیا نے اُن کے لیے ڈھیر سی کھچڑی پکائی اور اُس لذیذ کھانے کو ان کے دوست، چوہے، چیونٹی اور شیر۔ اور آس پاس رہنے والے سبھی دوسرے پرندوں اور جانوروں نے کھایا۔

پہلا انگریزی ایڈیشن: 1979

پہلا اردو ایڈیشن: جنوری، مارچ 1985 تعداد اشاعت: 3000

دوسرا اردو ایڈیشن: جنوری، مارچ 1990 تعداد اشاعت: 7000

© چلڈرن بک ٹرسٹ، نئی دہلی

قیمت: 9.50 روپے

ناشر: ترقی اردو بیورو، نئی دہلی

مطبع: اندرا پرستھا پریس، چلڈرن بک ٹرسٹ، نہرو ہاؤس، 4 بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی